

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَإِنَّهُ لَتَنْزِيلُ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۗ نَزَلَ بِهِ الرُّوحُ الْأَمِينُ ۗ عَلَى قَلْبِكَ
اور بیشک یہ قرآن رب العالمین کا اتارا ہوا ہے۔ اسے روح الامین لیکر اتراتا تھا (دکن) (شوالہ ۱۹۳۱ء ۱۹۳۲ء ۱۹۳۳ء)



تعظیم کتاب اللہ

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد
ایم۔ اے۔ پی۔ ایچ۔ ڈی

بین الاقوامی سلسلہ اشاعت نمبر

۲۲

۵۰۶/۳-ای، ناظم آباد۔ کراچی، (سندھ)
اسلامی جمہوریہ پاکستان، (۲۰۰۶ء/۲۰۰۶ء)

ادارۃ مسعودیہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَإِنَّهُ لَتَنْزِيلُ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ نَزَلَ بِهِ الرُّوحُ الْأَمِينُ ۝ عَلَى قَلْبِكَ
اور بیشک یہ قرآن رب العالمین کا اتارا ہوا ہے۔ اسے روح الامین لیکر اترا تھا (دیکھ) (۱۹۳۱/۱۹۳۲/۱۹۳۳)

تعظیم کتاب اللہ

پروفیسر ڈاکٹر محمد سعید احمد
ایم۔ اے۔ بی۔ ایچ۔ ڈی

بین الاقوامی سلسلہ اشاعت نمبر

۲۲

۵۰۶/۲-ای، ناظم آباد۔ کراچی، (سندھ)

اسلامی جمہوریہ پاکستان، (۱۳۶۱/۲۰۰۱ء)

ادارہ مسعودیہ



کتاب مبین

- ☆ جس میں ہر چیز کا روشن بیان ہے
- ☆ جس میں حکمت ہی حکمت ہے
- ☆ جس میں دانائی ہی دانائی ہے
- ☆ جس میں روشنی ہی روشنی ہے
- ☆ جس میں نور ہی نور ہے
- ☆ جس میں ہدایت ہی ہدایت ہے
- ☆ جس میں شفا ہی شفا ہے
- ☆ جس میں علم ہی علم ہے
- ☆ جس میں عظمت ہی عظمت ہے
- ☆ جس میں آسانی ہی آسانی ہے
- ☆ جس میں رحمت ہی رحمت ہے
- ☆ جس میں یقین ہی یقین ہے
- ☆ جس میں نصیحت ہی نصیحت ہے

- ☆..... جس میں امید ہی امید ہے
- ☆..... جس میں حق ہی حق ہے
- ☆..... جس میں ماضی کی خبریں ہیں
- ☆..... جس میں حال سے آگاہی ہے
- ☆..... جس میں مستقبل کی خبریں ہیں
- ☆..... جس کو سن سن کر آنسو بہہ نکلتے ہیں
- ☆..... جس کو سن سن کر دل تڑپ اٹھتے ہیں
- ☆..... جس کا ذکر پچھلی کتابوں میں ہے
- ☆..... جس کو جبریل امین نے اتارا
- ☆..... جس کو محمد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے بتایا
- ☆..... جو اتنی بھاری کہ پہاڑ تھر تھرا جائیں
- ☆..... جو اتنی ہلکی کہ دل میں سما جائے
- ☆..... جو علوم فنون کا ذخیرہ ہے
- ☆..... جو زندگی کا سرمایہ ہے
- ☆..... جو تاریکیوں سے روشنیوں میں لاتی ہے
- ☆..... جو اترنے سے پہلے جانی پہچانی تھی

☆ جو انسانوں پر اللہ کی عظیم رحمت ہے

☆ جو صدیوں سے محفوظ ہے

☆ جو رازوں کا خزانہ ہے

☆ جو معموں کا حل ہے

☆ جو اللہ کا کلام ہے

☆ جو اللہ کی کتاب ہے

اللہ کی کتاب ہے جو اللہ کی رحمت ہے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَاللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ

کتاب حکیم

نظام مملکت، تدبیر منزل اس میں پنہاں ہے
 اس میں راز ہے مضمحل ہماری کامرانی کا
 اسی نورالہی سے دو عالم میں اجالا ہے
 یہی سامان ہے ہم بیکسوں کی شادمانی کا
 ہر ایک صورت علاج نفس امارہ کا نسخہ ہے
 ہر آیت ازالہ ہے دلوں کی ناتوانی کا
 ہر اک پارہ ہے سمیں بلکہ زڑین نعمت باری
 یہی اکسیر بنتا ہے حیات جاودانی کا
 کلام حضرت حق اور زبان احمد مرسل
 صحابہ نے مزا لوٹا ہے اس کی درفشانی کا

محدث کبیر شاہ وجیہ الدین احمد خان رام پوری مجددی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
نَجْمَدَهٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ

ادب و احترام اسلامی معاشرے کی جان اور روح ہے، بغیر روح کے جسم بے جان ہے..... ادب کی محرک، محبت ہے..... محبت کی محرک، عظمت ہے..... عظمت کی محرک، حقیقت ہے، جب حقیقت کا انکار کیا جائے گا عظمت کا ادراک ختم ہو جائے گا، جب عظمت کا انکار کیا جائے گا، محبت کا احساس ختم ہو جائے گا، اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ہم کو حقیقتوں کی طرف متوجہ فرمایا اور ان کی عظمت کا احساس دلایا ہے، فرمایا:

وَمَنْ يُعْظِمِ شَعَائِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوٰی
الْقُلُوْبِ ۝۱

(اور جو اللہ کے نشانوں کی تعظیم کرے تو یہ دلوں کی
پرہیزگاری سے ہے)

اللہ کی نشانیاں، اللہ کی نشانیاں ہیں، بندوں کو اس کا ادراک و احساس ہونا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ نے خود اپنی نشانیوں کی تعظیم و توقیر کا یوں درس دیا۔
۱۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جس پتھر پر کھڑے ہو کر بیت اللہ کی تعمیر کی اس کے متعلق ارشاد فرمایا:

وَآتَّخِذُوا مِن مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلِّیًّا ۝۲

۱۔ قرآن کریم، ۲۲/حج/۲۲ — ۲۔ قرآن کریم، ۱۲۵/بقرہ/۲

(اور ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ کو نماز کا مقام بناؤ)

اس پتھر کو بیت اللہ کے دروازے کے سامنے نصب کروا کر یادگار بنا دیا گیا، یہ اس پتھر کی تعظیم و تکریم تھی۔

۲۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام جب کوہ طور پر حاضر ہوئے تو ارشاد ہوا:-

فَاخْلَعْ نَعْلَيْكَ ۚ إِنَّكَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ۝

(تو تو اپنے جوتے اتار ڈال بیشک تو پاک جنگل طوی

میں ہے)

و، وادی مقدس جو رب جلیل کی جلوہ گاہ تھی اُس کی یہ تعظیم و تکریم کرائی

گئی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو نعلین اتارنے کا حکم دیا گیا۔

۳۔ تابوت سیکنہ، نلڑی کا وہ صندوق جو آسمان سے نازل ہوا تھا اور بڑا

با برکت تھا اس میں حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون علیہما السلام کی

چیزیں رکھی ہوئی تھیں۔ اس کا تعارف کراتے ہوئے قرآن کریم میں

ارشاد ہوا:-

فِيهِ سَكِينَةٌ مِّن رَّبِّكُمْ وَبَقِيَّةٌ مِّمَّا تَرَكَ آلُ

مُوسَىٰ وَآلُ هَارُونَ تَحْمِلُهُ الْمَلَائِكَةُ ۗ إِنَّ فِي

ذَلِكَ لَآيَةً لِّكُمْ إِن كُنتُمْ مُّؤْمِنِينَ ۝

(جس میں تمہارے رب کی طرف سے دلوں کا چین ہے

اور کچھ بچی ہوئی چیزیں ہیں معزز موسیٰ، معزز ہارون کے

۱۔ قرآن کریم، ۱۴/ط/۲۰/ — ۲۔ قرآن کریم، ۲۴۸/بقرہ/۲/

ترے کی، اٹھاتے لائیں گے اسے فرشتے، بیشک اس میں
 بڑی نشانی ہے تمہارے لئے اگر ایمان رکھتے ہو۔
 اللہ اکبر! جس صندوق میں حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون علیہما السلام
 کی بابرکت چیزیں رکھی ہوئی تھیں اُس کو فرشتے اٹھا رہے ہیں۔
 میرے ایک دوست نے بتایا جس کو بیت اللہ کے اندر جانے کا شرف
 حاصل ہوا:

”میں نے دیکھا کہ بیت اللہ کی چھت میں الگنیوں پر
 پرانے برتن منگے ہوئے ہیں۔“

یقیناً یہ برتن حضرات انبیاء علیہم السلام کے ہوں گے۔ اب نہ معلوم ہیں
 یا نہیں کیوں کہ بیت اللہ کی تعمیر نو ہو چکی ہے۔۔۔ اس ساری تفصیل کا نائب
 اسباب یہ ہے کہ اللہ کی نشانیوں کی قدر و منزلت کی جانی چاہیے، اُن کی بے
 قدری رب جلیل کے حکم کی توہین و تحقیر ہے۔

بیت اللہ شریف، اللہ تعالیٰ کی عظیم نشانی ہے، بیت اللہ ناک و خشت کی
 عمارت کا نام نہیں بلکہ تحت الثریٰ سے وراء الوراہ بیت اللہ ہی بیت اللہ ہے،
 حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

من اكرم القبلة اكرمه الله

(جس نے بیت اللہ کی تعظیم کی اللہ نے اس کی تکریم فرمائی)

— دارقطنی عن الوضین بن عطاء مرسلًا بحوالہ علامہ علاء الدین الحنفی: کنز العمال فی سنن

الاقوال والافعال، مطبوعہ بیروت، ج ۱۲، ص ۱۹۷

اور فرمایا:۔

النظر الى الكعبة عبادة!
(بیت اللہ کی طرف دیکھنا بھی عبادت ہے)

یہ بھی فرمایا:۔

لاتزال هذه الامة بخير ما عظموا هذه الحرمه
حق تعظیمها فاذا ضيعوا ذلك هلكوا^۲

(یہ امت جب تک بیت اللہ کی پوری پوری تعظیم کرتی
رہے گی ہمیشہ پھولتی پھلتی رہے گی اور جب اس کی تعظیم و
تکریم چھوڑ دے گی ہلاک ہو جائے گی)

آپ نے ملاحظہ فرمایا بیت اللہ کی تعظیم کی کتنی تاکید کی گئی ہے۔ ہماری
بھلائی اس میں ہے کہ ہم اللہ و رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے جہم کی تعمیل کریں۔



بیت اللہ، اللہ کا گھر ہے، قرآن کریم، اللہ کی کتاب ہے، اللہ کا کلام
ہے..... بعض حضرات نے اس کو عام کتاب کی طرح سمجھ لیا ہے۔ ایسا نہیں
ہے، یہ جیسی ہے ویسی ہی نازل ہوئی اور کتاب کی صورت میں ہمارے سامنے
ہے۔ اور ایسی عربی میں جس پر عربی بولنے والا بھی قادر نہیں^۳ کہ یہ اللہ کا

۱۔ کنز العمال، جلد ۱۲، ص ۱۹۷

۲۔ ابن ماجہ عن عباس ابن ابی ربیعہ بحوالہ کنز العمال، جلد ۱۲، ص ۲۱۲

۳۔ قرآن کریم، ۳۴/طور/۵۲، ۲۳/بقرہ/۲

کلام ہے۔ بیشک قرآن کریم عربی میں نازل ہوا، یہ نہیں ہوا کہ مفہوم نازل ہو گیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو عربی جامہ پہنا کر ہمیں عطا فرمایا..... قرآن کریم خود شاہد ہے کہ یہ عربی میں نازل ہوا ہے۔^۱

فرمایا:-

۱- بِلِسَانِ عَرَبِيٍّ مُّبِينٍ ۝ (۱۹۵/شعراء/۲۶)

(روشن عربی زبان میں)

۲- فَإِنَّمَا يَسْرُنَهُ بِلِسَانِكَ (۹۸/دخان/۴۴)

(تو ہم نے یہ قرآن تمہاری زبان (عربی) میں یوہی

آسان فرمایا)



قرآن حکیم کتاب ہی تھا اور کتابی صورت میں ہمارے سامنے آیا..... قرآن

کریم میں بار بار ذکر کیا گیا..... ذَلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيهِ^۲..... كِتَابٌ مِّنْ

عِنْدِ اللَّهِ^۳..... ان الله نزل الكتاب بالحق^۴..... انزل عليك الكتاب^۵.....

۱- قرآن کریم، ۱۹۵/شعراء/۲۶؛ ۹۷/مریم/۱۹؛ ۹۸/دخان/۴۴؛ ۱۰۳/نحل/۲۰؛ ۱۶/یوسف/۱۲؛

۱۱۳/طہ/۲۰؛ ۳۸/زمر/۳۹؛ ۳/فصلت/۴۱؛ ۷/شوریٰ/۴۲؛ ۲/زخرف/۴۳

۲- قرآن کریم، ۲/بقرہ/۲..... ۳- قرآن کریم، ۸۸/بقرہ/۲۰۲؛ ۴۰/غافر/۴۰

۴- قرآن کریم، ۱۷۶/بقرہ/۲..... ۵- قرآن کریم، ۷/ال عمران/۳

کتاب اللہ^۱ ... کتاب مبین^۲ ... کتاب منیر^۳ ... کتاب حکیم^۴۔

اس کتاب کی حفاظت کی اللہ تعالیٰ نے ذمہ داری لی:-

إِنَّا عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ^۵

(بیشک اس کا محفوظ کرنا اور پڑھنا ہمارے ذمہ میں ہے)

”قرآن“ کے معنی ہی یہ ہیں کہ جو پڑھی جائے اور ”کتاب“ کے معنی جو لکھی جائے۔ قرآن کریم میں بار بار ”قرآن“ کہا گیا ہے^۶۔ یہ قرآن اللہ نے نازل کیا۔ یہ اللہ نے نازل کیا، کسی انسان کا اس میں عمل دخل نہیں اس لیے تعظیم و تکریم کے لائق ہے۔۔۔۔۔ یہ عزت والا قرآن ہے اللہ نے بھیجا، جبریل امین نے اتارا، حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھوایا، صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے لکھا، علماء و صلحاء نے پھیلایا:-

☆..... اللہ عزت والا کے (جل مجدہ)

☆..... اللہ کا رسول عزت والا^۸ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

—۱	قرآن کریم، ۲۳/ال عمران/۳:۲۳/نساء/۳:۴۵/انفال/۸
—۲	قرآن کریم، ۲/نمل/۲۷:۲ — ۳ قرآن کریم، ۱۸۴/ال عمران/۳
—۴	قرآن کریم، ۲/القمان/۳۱ — ۵ قرآن کریم، ۱۷/قیامت/۷۵
—۶	قرآن کریم، ۱۸۵/بقرہ/۲:۱۹/انعام/۶
—۷	قرآن کریم، ۱۳۹/نساء/۳:۶۵/یونس/۱۰:۱۰/فاطر/۳۵
—۸	قرآن کریم، ۸/منافقون/۶۳

جس کو ”قرآن مجید“^۱ (عزت والا قرآن) کہا گیا..... جس کو ”قرآن کریم“^۲ (عزت والا قرآن) کہا گیا۔

قرآن کریم بوسیدہ ہو جائے، پڑھنے کے قابل بھی نہ رہے پھر بھی اُس کی تعظیم و تکریم کا حکم ہے، اُس کو کپڑے میں لپیٹ کر دفن کیا جائے یا ایسی اونچی جگہ رکھا جائے جہاں اُس کی کسی قسم کی تحقیر نہ ہو^۳۔

قرآن کریم کی حقیقت تو ان احادیث شریفہ سے آشکار ہوتی ہے:-

○..... ان فضل القرآن علی سائر الکلام کفضل اللہ علی خلقه و ذلك ان القرآن منه خرج والیہ یعود^۴

(قرآن کی ساری کتابوں پر ایسی فضیلت ہے جیسی ساری مخلوق پر اللہ کی فضیلت کیوں کہ قرآن اسی سے نکلا ہے اور اسی کر طرف لوٹے گا)

○..... انکم لن ترجعوا الی اللہ بشئى احب الیہ من شئى خرج منه یعنی القرآن^۵

۱۔ قرآن کریم، ۱/ق/۵۰ — ۲۔ قرآن کریم، ۷۷/واقعه/۵۶

۳۔ رد المحتار، ج ۵، ص ۲۷۳، مطبوعہ استنبول، ۱۳۲۷ھ

۴۔ ابن النجار عن عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ابن مردودہ عن علی بنحوالہ کنز العمال، ج ۱، ص ۵۲۷

۵۔ المستدرک للحاکم عن جیبیر بن نصیر بنحوالہ کنز العمال، ج ۱، ص ۵۲۷

(بیشک تم اللہ کی سب سے زیادہ پسندیدہ چیزوں میں جو اس سے نکلی ہیں قرآن کے سوا کسی شے سے اللہ کا قرب حاصل نہیں کر سکتے)

قرآن کریم کی حق جل مجدہ سے اسی نسبت نے قرآن حکیم کو اتنا محترم و معظم بنایا کہ یہ حکم دیا گیا:-

لَا يَمْسُهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ^۱

(اس کو وہی ہاتھ لگاتے ہیں جو پاک ہوتے ہیں)

اور فرمایا:-

رَسُولٌ مِّنَ اللَّهِ يَتْلُو صُحُفًا مُّطَهَّرَةً^۲

(وہ اللہ کا رسول کہ پاک صحیفے پڑھتا ہے)

اور حدیث شریف میں ارشاد ہوا:-

لا تمس القرآن الا و انت طاهر^۳

(قرآن کو ہاتھ نہ لگاؤ جب تک تم پاک نہ ہو)

اسی لیے بعض اسلاف کرام اُس گھر میں بغیر وضو داخل نہ ہوتے جس

میں قرآن کریم رکھا ہوتا۔^۴

۱ — قرآن کریم، ۷۹/۷۰ واقعہ/۲۰

۲ — قرآن کریم، ۲/۹۸ بیتہ

۳ — طبرانی فی الکبیر/دارقطنی/المستدرک للحاکم بحوالہ نزل العمال، ج ۱، ص ۶۱۵

۴ — المحتف فی احکام المصحف بحوالہ التذکار للقرطبی، ص ۸۰

اسلام میں تو کاغذ و قلم اور عام کتابوں کی قدر و منزلت ہے۔ پھر قرآن کریم کی قدر و منزلت کیوں نہ ہوگی!..... اس لکھے ہوئے قرآن کریم کی شان تو یہ ہے:-

○..... قراءة الرجل القرآن في غير المصحف الف درجة و قراءة في المصحف تضاعف على ذلك الى الف درجة^۲

(بغیر دیکھے قرآن پڑھنے کا ہزار گنا ثواب ہے اور دیکھ کر پڑھنے کا اس سے ہزار گنا اور زیادہ)

○..... تبرك بالقران فهو كلام الله^۳

(قرآن سے برکت حاصل کرو کہ وہ اللہ کا کلام ہے)

○..... القرآن افضل عن كل شئ دون الله و فضل

القران على سائر الكلام كفضل الله على

خلقه ، فمن و قرالقران فقد و قرالله و من لم

يوقرالقران فقد استخف بحق الله و حرمة

القران عندالله كحرمة الوالد على ولده و من

۱۔ تذكرة السامع والمحکم، مطبوعہ بیروت، ص ۱۷۱-۱۷۲

۲۔ طبرانی و شعب الایمان عن اوس بن اوس الثقفی بحوالہ کنز العمال، ج ۱، ص ۵۱۶

۳۔ طبرانی عن الحکم بن عمیر، بحوالہ کنز العمال، جلد اول، ص ۵۱۹

جعل القرآن امامه قاده الى الجنة ومن جعله
خلفه ساقه الى النار، يقول الله عز وجل يا
حملة كتاب الله استجيبوا لله بتوقير كتابه
يزدكم حباً و يحببكم الى خلقه^۱

قرآن ہر چیز سے افضل ہے سوائے اللہ کے اور قرآن کی
فضیلت ساری کتابوں میں ایسی ہے جیسے اللہ کی فضیلت
ساری مخلوق پر۔ جس نے قرآن کی تعظیم کی اس نے اللہ
کی تعظیم کی جس نے قرآن کی تعظیم نہ کی اس نے اللہ کے
حق اور عزت کو پامال کیا۔ قرآن اللہ کی نظر میں ایسا
مجزز ہے جیسے بیٹا، باپ کی نظر میں۔ جس نے قرآن کو
پیشوا بنایا قرآن اسے جنت میں لے جائے گا اور جس
نے پیٹھ پیچھے رکھا تو قرآن اسے جہنم کی طرف کھینچ
کر لے جائے گا۔ اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے ”اے اللہ
کی کتاب اٹھانے والو! اللہ کی بات مان لو اور اللہ کی کتاب
کی تعظیم کرو۔ تم سے اس کی محبت زیادہ ہوگی اور وہ تم کو اپنی
مخلوق کے دلوں میں محبوب بنا دے گا۔“

۶۔ من ادام النظر في المصحف متع ببصره
مادام في الدنيا^۱

۱۔ کنز العمال، جلد اول، ص ۵۲۷

۲۔ عن ابن عباس بحوالہ کنز العمال، ج ۱، ص ۵۳۶

(جو قرآن کریم کو ہمیشہ دیکھتا رہے گا جب تک دنیا میں
رہے گا اس کی نظر محفوظ رہے گی۔)

○..... نظفوا افوا حکم فانها طرق القران^۱

(اپنے منہ کو پاک صاف رکھو کہ یہ قرآن کی راستے ہیں)

۷۵ سال پہلے جب فقیر نے اس دنیا میں آنکھ کھولی تو مسلمانوں کو

قرآن کریم کا حد درجہ احترام کرتے دیکھا۔ قرآن کریم کپڑے کی چولی میں

سیا جاتا، نہایت نفیس جزدانوں یا غلافوں میں رکھا جاتا، زحلوں یا تپائیوں پر

رکھ کر پڑھا جاتا، کسی کو نہ دیکھا کہ وہ قرآن کریم زمین پر رکھ کر پڑھ رہا ہو یا

کسی ایسی صورت میں جس سے قرآن کریم کی تذلیل و تحقیر ہوتی ہو.....

خلفاء کرام نے اس کی تعظیم کی، صحابہ کرام نے اس کی تعظیم کی، صلحائے امت

نے اس کی تعظیم کی۔

۱..... خلیفۃ المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:-

عظموا القران^۲

۲..... حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قرآن کریم ہاتھ میں لیتے تو اس کو

بوسہ دیتے اور چہرے پر ملتے^۳

۱- کنز العمال، ج ۱، ص ۶۱۱

۲- تفسیر قرطبی، مطبوعہ بیروت، ج ۱، ص ۲۹

۳- در مختار مع شامی، مطبوعہ مصر، ج ۵، ص ۳۳۸

Marfat.com

Marfat.com

کی توہین اور تحقیر کی ممانعت کے احکام بھی سماعت فرمائیں۔

..... حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

لا توضعوا کتاب اللہ الاموضعہ^۱

(اللہ کی کتاب کو اپنے مقام پر رکھو)

یعنی اس کی تعظیم و توقیر کرو، کسی ایسی جگہ نہ رکھو جہاں اس کی اہانت

ہوتی ہو۔

.....۲ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:-

لا تکتبوا القرآن حث یؤطا^۲

(قرآن کریم کو اس جگہ نہ رکھو جہاں وہ روندن یا لانگن میں آئے)

.....۳ قرآن شریف زمین پر رکھنا، قرآن شریف کی طرف پیر کرنا، یا

بطور تکیہ استعمال کرنا یا پیروں پر رکھ کر پڑھنا یا جوتوں کی ریک میں

رکھنا اگر توہین کے ارادے سے ہے تو کفر ہے ورنہ سخت گناہ ہے کیوں

کہ یہ عمل قرآن کریم کی تعظیم کے خلاف ہے^۳

مملکت سعودیہ کے مفتی شیخ محمد صالح العثیمین کا یہ فتویٰ قابل توجہ ہے:-

۱۔ التذکار القریبی، مطبوعہ بیروت، ص ۱۲۰/ کتاب المصاحف، ص ۲۱۷

۲۔ الاتقان فی علوم القرآن للوسطی، ج ۲، ص ۳۲۳ مطبوعہ بیروت

۳۔ تفسیر قرطبی، ج ۱، ص ۲۹، مطبوعہ بیروت/ فتاویٰ ہندیہ، مطبوعہ مصر، ج ۵، ص ۳۲۲/ امام

زرکشی: البرہان فی علوم القرآن، مطبوعہ بیروت، ج ۱، ص ۱۷۱/ آداب الشریعہ لابن مفلح،

مطبوعہ بیروت ج ۲، ص ۲۹۷/ فتاویٰ ابن حجر عسقلانی، مطبوعہ دمشق، ص ۳۱۷

لا شك أن تعظيم كتاب الله عز وجل من
كمال الايمان وكمال تعظيم الانسان لربه
وتعالى ومد الرجل الى المصحف أو الى
الحوامل التي فيها المصاحف أو الجلوس
على كرسي أو ماصة تحتها مصحف ينافي
كمال التعظيم لكلام الله عز وجل ولهذا قال
أهل العلم انه يكره للانسان أن يمد رجله
الى المصحف هذا مع سلامة النية والقصد،
أما لو اراد الانسان اهانة كلام الله فانه كفر
لأن القرآن الكريم كلام الله تعالى ، وإذا
رأيتم أحد أمدّ رجله الى المصحف سواء
كان على حامل أو على الارض أو رأيتم
أحدا جالساً وتحتة مصحف فأزيلوا
المصحف عن أمام رجله أو عن الكرسي
الذي هو جالس وقولوا له لا تمد رجلك
الى المصحف ، احترم كلام الله عز وجل -
الدليل ما ذكرته لك من أن ذلك ينافي كمال
التعظيم لكلام الله ولهذا لو أن رجلاً عندك
أمامك ما استطعت أن تمد رجلك اليه
تعظيماً له فكتاب الله أولى بالتعظيم -

یقیناً کتاب اللہ عزوجل کی تعظیم کمال ایمان سے ہے اور رب تبارک و تعالیٰ کی کامل تعظیم ہے۔ قرآن شریف کی طرف یا اس صندوق کی طرف جس میں قرآن شریف رکھے ہوئے ہیں، پیر پھیلانا یا ایسی کرسی اور میز پر بیٹھنا جس کے نیچے قرآن شریف ہوں، اس میں کلام اللہ عزوجل کی تعظیم نہیں ہے اس لیے علماء کرام نے قرآن شریف کی طرف پیر پھیلانا مکروہ فرمایا مگر یہ کراہت اس وقت ہے جب یہ عمل توہین کی نیت سے نہ ہو اگر توہین کی نیت سے ہو تو کفر ہے کیوں کہ قرآن کریم کلام اللہ ہے۔

پھر فرمایا:-

اگر تم کسی کو دیکھو کہ اس نے قرآن شریف کی طرف پیر پھیلائے ہیں خواہ قرآن شریف میز پر ہو یا زمین پر..... یا کسی کو دیکھو کہ ایسی کرسی پر بیٹھا ہوا ہے جس کے نیچے قرآن شریف ہے تو (فوراً) قرآن شریف کو اس کے پیروں کی طرف سے اور کرسی کے نیچے سے اٹھاؤ اور اس سے کہدو ”اپنے پیر قرآن شریف کی طرف نہ پھیلاؤ، کلام اللہ عزوجل کا احترام کرو“ اس بات کی دلیل یہ ہے کہ یہ طریقہ قرآن کریم کی تعظیم و توقیر کے خلاف ہے

(اس کی مثال یوں سمجھئے کہ) اگر آپ کے سامنے کوئی شخص بیٹھا ہو تو آپ اس کی تعظیم کی خاطر اس کی طرف پیر نہیں پھیلائیں گے جب کہ قرآن شریف کی تعظیم تو اس سے بڑھ کر ہے۔ (محررہ ۲/شوال المکرم ۱۴۱۱ھ)

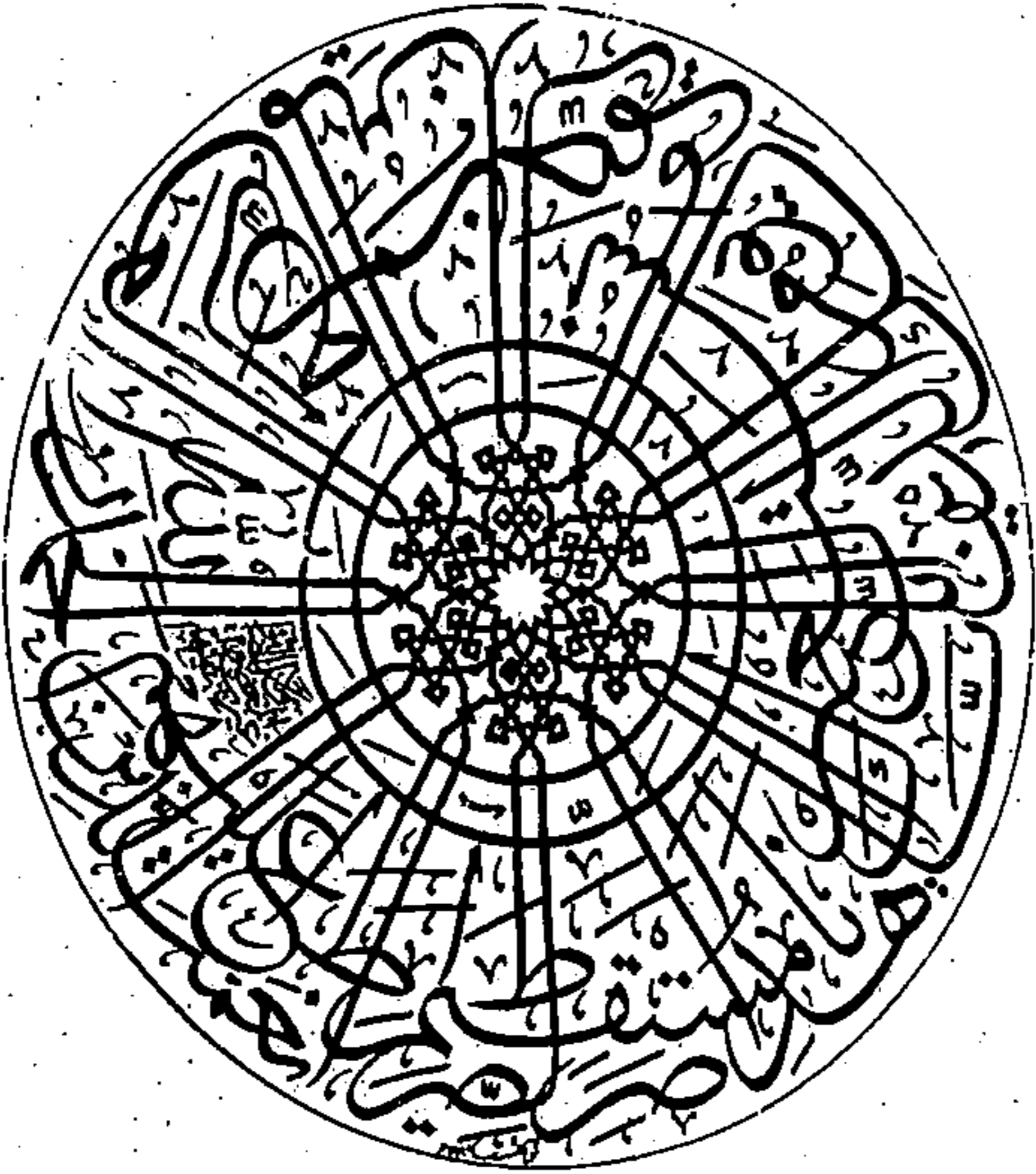
مختصر یہ کہ قرآن حکیم کی تکریم و تعظیم آیات قرآنیہ، احادیث شریفہ اور صحائے امت کے عمل سے عیاں ہے، اس میں کسی قسم کا شک و شبہ نہیں ہم کو وہی طرز عمل اختیار کرنا چاہیے جس سے اللہ اور اس کا رسول علیہ التحیۃ والتسلیم خوش ہوں مولیٰ تعالیٰ ہم کو قرآن عظیم کی اہانت سے محفوظ رکھے۔ (آمین)

إِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ - آمِينَ اللَّهُمَّ آمِينَ

اس مقالے کی تدوین میں علامہ مفتی محمد جان مجددی نعیمی (مہتمم دارالعلوم مجددیہ نعیمیہ، کراچی)، علامہ محمد رضوان احمد خان صاحب (استاد دارالعلوم نضرة العلوم، کراچی) اور آغا سہیل مجددی نے تعاون فرمایا، فقیرتہ دل سے ممنون ہے

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد
کراچی (اسلامی جمہوریہ، پاکستان)

۱۰ شوال المکرم ۱۴۲۶ھ
۱۳ نومبر ۲۰۰۵ء



ادارہ مسعودیہ کی کتب ملنے کے پتے

۱۔ ادارہ مسعودیہ، ۲/۶، ۵۔ ای ناظم آباد، کراچی۔ فون 92-21-6614747

۲۔ ضیاء الاسلام پبلی کیشنز۔ ضیاء منزل (شوگن مینشن) آف محمد بن قاسم

روڈ، کراچی فون نمبر 2633819-2213973

۳۔ محمد عارف و عبدالرشید مسعودی۔ اسٹاکسٹ ادارہ مسعودیہ کراچی

شاپ نمبر B-2 سرنج منزل امام بارگاہ اسٹریٹ نزد کچھی میمن مسجد بالمقابل گل ف

ہوٹل صدر کراچی، پاکستان۔ فون نمبر: 021-5217281

موبائل: 0320-5032405

۴۔ مکتبہ غوثیہ، پرانی سبزی منڈی، یونیورسٹی روڈ، پولیس چوکی محلہ فرقان آباد،

کراچی نمبر ۵، فون: 4910584-4926110

۵۔ ضیاء القرآن۔ 14۔ انفال سنٹر، اردو بازار، کراچی

فون: 021-2630411-2210212

۶۔ فرید بک اسٹال، ۳۸۔ اردو بازار لاہور، فون نمبر۔ 042-7224899

۷۔ مکتبہ الجامعہ نقشبندیہ بستان العلوم۔

کڈہالہ (مجاہدہ آباد)، آزاد کشمیر براستہ گجرات، اسلامی جمہوریہ پاکستان۔

۸۔ گلوبل اسلامک مشن 355 والٹ اسٹریٹ سویٹ ۲ یونکرس، نیویارک 10701،

P.O.Box:1515 ٹیلیفون: 1705-709 (914) فیکس: 1593-709 (914)

۹۔ جناب منیر حسین مسعودی، 46، ہولی لین، سمیتھوک، ویسٹ ڈیلینڈز B67 7JD،

انگلینڈ، U.K.۔

